مطالعہ حدیث کورس

نماز

www.KitaboSunnat.com

دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

6

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیه ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مطالعہ حدیث - (خط و کتابت کورس)

یونٹ (6) نماز

شعبہ اسلامی خط و کتابت کورسز

دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

پوسٹ بکس نمبر 1485 اسلام آباد

فون: 9261751-54

فیکس: 261648, 250821

ای میل: dawah@isb.compol.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کورس	....	مطالعہ حدیث
یونٹ نمبر	....	6
مؤلف	....	مولانا حبیب الرحمان
ناشر	....	دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، پاکستان
مطبع	....	ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد
سن اشاعت	....	2000ء - 1421ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ نمبر
پیش لفظ	
تعارف	۷
آیات بسلسلہ نماز	۸
حدیث نبوی	۹
محشر میں سب سے پہلا سوال	۹
نماز گناہوں کو مٹاتی ہے	۹
نماز کے اوقات	۱۰
وہ اوقات جن میں نماز پڑھنا ممنوع ہے	۱۲
کوئی بھول جائے یا نماز کے وقت سو یا رہ جائے	۱۳
مسجد سے شغف ایمان کی دلیل ہے	۱۴
مسجد کے آداب	۱۴
مساجد کی سجاوٹ کا غیر معمولی اہتمام اور عبادات میں غفلت	۱۴
مسجد میں خرید و فروخت اور گم شدہ چیز کا اعلان کرنا	۱۵
اذان اور وعدہ مغفرت و جنت	۱۶
قیامت کے روز سایہ خداوندی سے بہرہ مند ہونے والے	۱۶
فجر اور عصر کی نمازوں میں فرشتوں کا تبادلہ	۱۸
نماز اور احساس ذمہ داری	۱۸
ریاکاری کے لیے نماز	۱۹
نماز کی چوری	۲۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت کی اہمیت ۲۰

نماز باجماعت کے تارک کے لیے وعید ۲۱

نماز باجماعت کی فضیلت اور برکت ۲۲

کن حالات میں مسجد اور جماعت کی پابندی ضروری نہیں ہے ۲۲

صف بندی کی اہمیت اور تاکید ۲۳

صف بندی کا وحدت امت سے تعلق ۲۳

پہلے اگلی صفیں مکمل کی جائیں ۲۴

صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونے کی ممانعت ۲۴

امامت کا زیادہ حقدار ۲۵

امام و مؤذن کی ذمہ داری ۲۶

مقتدیوں کو ہدایت ۲۶

امام کے ساتھ رکوع کر لیا تو رکعت ادا ہو جائے گی ۲۷

نماز کے مخصوص اذکار ۲۷

رکوع و سجود ۲۸

نماز کی اہمیت اور اس کے عملی زندگی پر اثرات ۳۰

(ا) اللہ کی عظمت و کبریائی کا اعلان

(ب) احساس بندگی

(ج) تقوی اور خوف خدا

(د) یک جہتی اور عملی اتحاد

(ر) تعمیر سیرت

فہرست مراجع ۳۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

انیسویں اور بیسویں صدی میں غیر مسلم اور مسلم مستشرقین کے ذہن جن بنیادی مسائل کے حل میں مصروف رہے ان میں حدیث کی تاریخی اور تشریعی حیثیت بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ان کی یہ دلچسپی ایک لحاظ سے ان کے پیش رو مستشرقین کی سرگرمیوں میں اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔اب تحقیق کا موضوع سابقہ محققین کی طرح شخصیت اور ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی' غزوات اور سیاسی اصلاحات کے بارے میں سوالات اٹھانا اور شکوک وشبہات کو پیدا کرنا نہ رہا بلکہ اب خود حدیث' اس کی جمع وتدوین' اس کی ثقاہت اور تاریخی وتشریعی حیثیت کو بنیادی موضوع بنایا گیا چنانچہ Guillau me, Goldzeha اور sehacht نے دین اسلام کے دو بنیادی ماخذ میں سے ایک کو موضوع تحقیق بناتے ہوئے مغربی ذرائع علم اور اپنے زیر تربیت مسلم محققین کو بڑی حد تک یہ بات باور کرادی کہ حدیث کی حیثیت ایک غیر معتبر تاریخی بلکہ قیاسی بیان کی سی ہے' اس میں مختلف محرکات کے سبب تعریفی وتو صیفی بیانات کو شامل کر لیا گیا ہے اور بہت سی گردش کرنے والی افواہوں کو جگہ دے دی گئی ہے۔ان انتہا پسندانہ تصورات کے ساتھ ساتھ یہ اہتمام بھی کیا گیا ہے کہ بعض اصطلاحات حدیث (مثلا صحیح' حسن' ضعیف) کا اس طرح ترجمہ کر کے پیش کیا گیا جس سے تاثر ہے کہ احادیث کے مجموعوں میں گویا ہر قسم کی سنی سنائی کہانیاں اور قصے شامل ہیں۔

ان تمام غلط فہمیوں اور بعض اوقات شعوری طور پر گمراہ کرنے کی ان کوششوں سے یہ نتیجہ نکالنا مقصود تھا کہ دینی علوم سے غیر متعارف ذہن اس نہج پر سوچنا شروع کر دیں کہ ایک مسلمان کے لیے زیادہ محفوظ یہی ہے کہ وہ قرآن کریم پر اکتفا کر لے اور حدیث کے معاملہ میں پڑ کر بلاوجہ اپنے آپ کو پریشان نہ کرے۔اسی گمراہ کن طرز عمل کے نتیجہ میں بعض حضرات اپنے آپ کو اہل قرآن کہنے لگے۔

ہمارے خیال میں یہ دین اسلام کی بنیادوں کو نقصان پہنچانے کی ایک سوچی سمجھی حکمت عملی تھی۔ اس غلط فکر کی اصلاح الحمد للہ امت مسلمہ کے اہل علم نے بروقت کی اور اعلی تحقیقی وعلمی سطح پر ان شکوک وشبہات کا مدلل' تاریخی اور عقلی جواب فراہم کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوۃ اکیڈمی کی جانب سے مطالعہ حدیث کورس ایک ایسی طالب علمانہ کوشش ہے جس میں مستند اور تحقیقی مواد کو سادہ اور مختصر انداز سے ۲۴ دروس (Units) میں مرتب کیا گیا ہے اس میں جن موضوعات سے بحث کی گئی ہے ان میں :

مفہوم و معنی	مصطلحات
تاریخِ تدوین	عقائد
ارکان اسلام	اخلاقی تعلیمات

وغیرہ شامل ہیں۔

ہماری کوشش ہے کہ ان دروس کے ذریعے سے زیادہ سے زیادہ افراد تک پہنچ سکیں اور مستند اسلامی مآخذ کی مدد سے ان شکوک و شبہات کا ازالہ کریں جو بعض مستشرقین نے پھیلائے ہیں اور علوم حدیث یا حدیث کے بارے میں مثبت اور مصدقہ معلومات ان طالبان علم تک پہنچائیں جو باقاعدہ دینی مدارس و جامعات میں حدیث کے موضوع پر تعلیم و تحقیق کے لیے وقت نہیں نکال سکتے۔

ان دروس کو معروف و مستند عالم دین مولانا حبیب الرحمٰن ریسرچ فیلو' شریعہ اکیڈمی اسلام آباد نے تحریر کیا ہے۔ تمام دروس پر دعوۃ اکیڈمی کے محققین مولانا رضا احمد صاحب اور مولانا محمد احمد زبیری صاحب نے دیدہ ریزی کے ساتھ نظر ثانی کی ہے اور ان کی اردو ادارت کے فرائض دعوۃ کے ایڈیٹر جناب محمد شاہد رفیع نے انجام دیئے ہیں۔ ان دروس کی تیاری میں شعبہ تحقیق کے سربراہ ڈاکٹر محمد جنید ندوی صاحب کی شبانہ روز محنت یقیناً لائق تحسین ہے۔ ہمیں امید ہے کہ دعوت دین کی یہ کوشش بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوگی اور دین کی تعلیم کے فہم میں آسانی پیدا کرے گی۔

ان دروس میں جن موضوعات سے بحث کی گئی ہے ان پر متعلقہ حوالے بھی درج کر دیئے گئے ہیں تاکہ طالبان علم براہ راست ان مصادر کا مطالعہ بھی کر سکیں۔ ہر یونٹ کے ساتھ سوالات بھی درج ہیں جن کے جوابات کو جانچنے کے بعد دعوۃ اکیڈمی کورس مکمل کرنے والوں کو سرٹیفیکیٹ جاری کرے گی۔ اس سلسلہ میں آپ کے مشورے اور تنقید و تبصروں سے ہمیں ان اسباق کو مزید بہتر بنانے میں غیر معمولی امداد ملے گی اس لیے بلا تکلف اپنی رائے' تنقید و مشورے سے ہمیں مطلع کریں۔

پروفیسر ڈاکٹر انیس احمد
ڈائریکٹر جنرل
دعوۃ اکیڈمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعارف

یہ مطالعہ حدیث کورس کا چھٹا یونٹ ہے۔ اس یونٹ میں نماز کی اہمیت و فضیلت' نماز کے اوقات' مساجد اور ان کی عظمت و اہمیت' نماز باجماعت کی اہمیت اور اس کا شرعی حکم' امامت' نماز کے فوائد اور عملی زندگی پر اس کے اثرات اور نماز کی حقیقی روح کی وضاحت احادیث کی روشنی میں کی گئی ہے۔

اس یونٹ کے مطالعہ سے آپ دین اسلام میں نماز کے مرتبہ و مقام سے آگاہ ہو سکیں گے اور آپ پر یہ حقیقت بھی واضح ہو گی کہ ایک مسلمان کی زندگی میں نماز کو کیا اہمیت حاصل ہونی چاہیے؟ یونٹ کے مطالعہ سے آپ کو یہ بھی معلوم ہو گا کہ نماز سے ایک مسلمان کے ظاہر اور باطن پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اور یہ حقیقت بھی آپ کے علم میں آئے گی کہ نماز اپنے اثرات کے اعتبار سے دراصل مسلمانوں کے انفرادی و اجتماعی اخلاق و کردار کی اصلاح و تربیت کا وہ مؤثر یومیہ پروگرام ہے جو ان کے خالق و مالک نے ان کے لیے تجویز کیا ہے۔ اس پروگرام میں اگر پورے اخلاص اور توجہ کے ساتھ شرکت کی جائے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ نماز کے وہ اثرات ہماری زندگی میں نظر نہ آئیں جو اس نماز کا اصل مقصود ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں صحیح روح اور صحیح جذبہ کے ساتھ نماز قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیات قرآنی

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ط اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا٥ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ق عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا٥(بنی اسرائیل ۱۷: ۷۸، ۷۹)

نماز قائم کرو زوال آفتاب سے لیکر رات کے اندھیرے تک اور فجر کے قرآن کا بھی التزام کرو کیونکہ قرآن فجر مشہود ہوتا ہے (فرشتے اس کے گواہ بنتے ہیں) اور رات کو تہجد پڑھو' یہ تمہارے لیے نفل ہے' بعید نہیں کہ تمہارا رب تمہیں مقام محمود (دنیا و آخرت میں قابل تعریف مقام) پر فائز کر دے۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ط اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ط وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَاتَصْنَعُوْنَ ٥ (العنکبوت: ۲۹: ۴۵)

(اے نبیؐ) تلاوت کرو اس کتاب کی جو تمہاری طرف وحی کے ذریعہ بھیجی گئی ہے اور نماز قائم کرو یقیناً نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر اس سے بھی بڑی چیز ہے' اللہ جانتا ہے جو کچھ تم لوگ کرتے ہو۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ٥ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ٥ (المؤمنون ۲۳: ۱ - ۲)

یقیناً فلاح پائی ہے ایمان لانے والوں نے جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ط وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ٥ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ٥ (البقرة ۲: ۴۵، ۴۶)

اور صبر اور نماز سے مدد لو' بے شک نماز ایک مشکل کام ہے مگر ان فرماں بردار بندوں کے لیے مشکل نہیں ہے جو سمجھتے ہیں کہ آخر کار انہیں اپنے رب سے ملنا اور اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث نبوی

محشر میں سب سے پہلا سوال:

۱۔ عن عبداللہ ابن قرط رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ اول مایحاسب بہ العبد یوم القیامۃ الصلوٰۃ فان صلحت صلح سائر عملہ وان فسدت فسد سائر عملہ۔

(ترغیب بحوالہ طبرانی: زادراہ ص ۴۰)

عبداللہ ابن قرط رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا' اگر بندہ اس میں پورا اترا تو بقیہ اعمال میں بھی کامیاب ہو گا اور اگر نماز میں پورا نہ اترا تو بقیہ سارے اعمال بھی خراب ہو جائیں گے۔

مفہوم:

۱۔ نماز توحید کی محسوس عملی شکل ہے اور دین کی بنیاد ہے' اگر بنیاد مضبوط ہو تو عمارت مستحکم ہو گی اور بنیاد کمزور ہو تو پوری عمارت کمزور ہو گی۔

۲۔ اسلام محض ایک اعتقادی چیز نہیں ہے بلکہ عملی چیز ہے' مسلمان کو ہر لمحہ اسلام پر عمل کرنے کے لیے فسق و فجور سے لڑنے کی ضرورت ہے' اس لیے دن میں پانچ مرتبہ نماز فرض کی ہے تاکہ ایمان کا دعویٰ کرنے والا فی الواقع عملی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے احکام بجالانے کے لیے تیار رہے۔

نماز گناہوں کو مٹاتی ہے:

۲۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ :أرأیتم لو أن نہرا بباب أحدکم یغتسل فیہ کل یوم خمسا ہل یبقی من درنہ شیٔ؟ قالوا لا یبقٰی من درنہ شیٔ' قال فذالك مثل الصلوات الخمس یمحواللہ بھن الخطایا۔ (بخاری:باب المواقیت)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو' جس میں وہ روز آنہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو بتاؤ اس کے جسم پر کچھ میل کچیل باقی رہ سکتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ: نہیں اس کے جسم پر ذرا بھی میل کچیل باقی نہیں رہے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہی حال پانچ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازوں کا ہے' اللہ تعالیٰ ان نمازوں کے ذریعہ سے گناہوں کو مٹاتا ہے۔

۳۔ **عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال:قال رسول اللهﷺ : خمس صلوات افتر ضهن الله تعالیٰ من أحسن وضوء هن و صلاهن لو قتهن واتم ركوعهن وخشوعهن كان له على الله عهد ان يغفر له ومن لم يفعل فليس له على الله عهدان شاء غفر له وان شاء عذبه.**

(سنن ابو داؤد: کتاب الصلوۃ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ : رسول اکرمﷺ نے فرمایا : اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں جو شخص ان نمازوں کے لیے اچھی طرح وضو کرے' وقت کے مطابق انہیں ادا کرے' کامل طریقہ سے رکوع کرے' خشوع وخضوع سے پڑھے' تو ایسے شخص کے لیے اللہ کا وعدہ ہے کہ اسے بخش دے گا' اور جو نماز نہ پڑھے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں' چاہے گا تو اسے بخش دے گا اور چاہے گا تو سزا دے گا۔

مفہوم :

۱۔ بخشش کا وعدہ اس نمازی کے لیے ہے جو نماز کی حقیقی روح کو جانتا ہے اور شعوری طور پر اپنی زندگی میں وہ تبدیلی اور اصلاح کرتا ہے جو نماز کا تقاضا ہے۔

۲۔ شعوری طور پر نماز پڑھنے سے وہ صفات خود بخود پیدا ہونے لگتی ہیں جو انسان کی ساری زندگی کو خدا کی بندگی وعبادت بنا دینے کے لیے ضروری ہیں۔

نماز کے اوقات :

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰباً مَّوْقُوْتاً (النساء۴ : ۱۰۳)

نماز در حقیقت ایسا فرض ہے جو پابندیِ وقت کے ساتھ اہل ایمان پر لازم کیا گیا ہے۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ط ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ . (هود۱۱ : ۱۱۴)

اور دیکھو' نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں پر اور کچھ رات گزرنے پر' در حقیقت نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ ایک یاددہانی ہے ان لوگوں کے لیے جو خدا کو یاد رکھنے والے ہیں۔

۵۔ **عن جابر بن عبدالله أن النبیﷺ جاءه جبريل عليه السلام فقال له قم فصله' فصلى الظهر**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حين زالت الشمس ثم جاء ه العصر فقال قم فصله' فصلى العصر حين صار ظل كل شئ مثله' ثم جاء ه العشاء فقال قم فصله فصلى العشاء حين غاب الشفق' ثم جاء ه الفجر حين برق الفجراو قال سطع الفجر ثم جاء ه من الغد للظهر فقال: قم فصله' فصلى الظهر حين صار ظل كل شئ مثليه ثم جاء ه المغرب وقتا واحداً لم يزل عنه ثم جاء ه العشاء حين ذهب نصف اليل اوقال: ثلث اليل فصلى العشاء ثم جاء ه حين أسفر جدا فقال قم فصله فصلى الفجر ثم قال: مابين هذين الوقتين وقت .

(جامع ترمذی : باب المواقیت)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ : نبی اکرم ﷺ کے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور نبی ﷺ سے کہا اٹھیے اور نماز پڑھیے' جب سورج ڈھل گیا تو آپؐ نے ظہر کی نماز ادا کی' پھر جب عصر کا وقت ہوا تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا اٹھیے اور نماز پڑھیے پھر آپ ﷺ نے اس وقت عصر کی نماز ادا کی' جب مغرب کا وقت ہوا تو فرمایا اٹھیے اور نماز پڑھیے' آپ ﷺ نے مغرب کی نماز اس وقت ادا کی جب سورج غروب ہو گیا' جب عشاء کا وقت ہوا تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا اٹھیے اور نماز پڑھیے' آپ ﷺ نے عشاء کی نماز اس وقت ادا کی جب شفق غائب ہو گئی۔ پھر جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب فجر طلوع ہوئی۔ پھر دوسرے دن ظہر کے وقت جبریل علیہ السلام آئے اور فرمایا اٹھیے اور نماز پڑھیے آپ ﷺ نے ظہر کی نماز اس وقت ادا کی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو چکا تھا' پھر جب عصر کا وقت ہوا تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا اٹھیے اور نماز پڑھیے آپ ﷺ نے عصر کی نماز اس وقت ادا کی جب ہر چیز کا سایہ دوگنا ہو گیا' پھر جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس مغرب کے وقت تشریف لائے اور وقت ایک ہی رہا پھر عشاء کے وقت جبریل آئے جب آدھی رات ہو چکی تھی (یا راوی نے ایک تہائی رات کا ذکر کیا ہے) پھر آپ ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کی' پھر جبریل اس وقت آئے جب خوب روشنی ہو چکی تھی' نبی ﷺ سے کہا اٹھیے اور نماز پڑھیے آپ ﷺ نے صبح کی نماز ادا کی' پھر جبریل علیہ السلام نے فرمایا: ان دواقات کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

مفہوم :

۱۔ فرض نمازوں کے اوقات قرآن وسنت کی تصریح کے مطابق پانچ ہیں :

۱۔ فجر ۲۔ ظہر ۳۔ عصر ۴۔ مغرب ۵۔ عشاء

۲۔ **فجر کا وقت :** صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور طلوع آفتاب تک باقی رہتا ہے۔

۳۔ **ظہر کا وقت :** سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک رہتا ہے جب تک ہر چیز کا سایہ اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصلی سایہ کے علاوہ اس سے دوگنا ہو جائے۔

۴۔ **عصر کا وقت :** ظہر کا وقت ختم ہونے سے سورج ڈوبنے تک رہتا ہے۔

۵۔ **مغرب کا وقت :** سورج ڈوبنے کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور شفق کی سرخی غائب ہونے تک باقی رہتا ہے۔

۶۔ **عشاء کا وقت :** شفق کی سرخی غائب ہونے سے شروع ہوتا ہے اور صبح صادق تک باقی رہتا ہے، شفق کی سرخی اندازاً غروب آفتاب سے سوا گھنٹے کے بعد غائب ہو جاتی ہے۔

۶۔ **عن انس رضی الله عنه قال: سمعت رسول اللهﷺ يقول: تلك صلوة المنافق، يجلس يرقب الشمس حتى اذا اصفرت وكانت اذا كان بين قرني الشيطن قام فنقرها أربعا لا يذكر الله فيها الا قليلاً۔ (صحيح مسلم: باب المساجد)**

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ : میں نے نبی اکرمﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ : یہ منافق کی نماز ہے، سورج کے غروب ہونے کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے جب وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے تو یہ اٹھ کر چار چونچیں مارتا ہے اور اللہ کو بہت کم یاد کرتا ہے۔

۷۔ **عن علي رضي الله عنه: أن النبيﷺ قال يوم الاحزاب: ملأ الله قبورهم وبيوتهم نارًا كما شغلونا عن الصلوة الوسطى حتى غابت الشمس (صحيح بخاری و صحيح مسلم : كتاب الصلوة)**

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرمﷺ نے غزوہ احزاب کے موقعہ پر فرمایا : اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے، جس طرح کہ انہوں (مشرکین مکہ) نے ہمیں عصر کی نماز سے روکا یہاں تک سورج غروب ہو گیا۔

وہ اوقات جن میں نماز پڑھنا ممنوع ہے :

۸۔ **عن ابی سعيد الخدری رضی الله عنه أن النبیﷺ قال: لا صلوة بعد صلوة العصر حتى تغرب الشمس ولا صلوة بعد صلوة الفجر حتى تطلع الشمس۔**

(صحيح بخاری و صحيح مسلم: كتاب الصلوة)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا : نماز عصر کے بعد سورج غروب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے تک نماز نہیں ہوتی ہے اور نماز فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک نماز نہیں ہوتی ہے۔

۹۔ عن عقبة بن عامر رضی الله عنه قال ثلاث ساعات نهانا رسول اللهﷺ ان نصلی فيهن وان نقبر فيهن موتانا: حين تطلع الشمس بازغة حتى ترتفع و حين يقوم قائم الظهيرة و حين تضيف للغروب حتى تغرب۔ (مسلم: كتاب الجنائز)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں آنحضورﷺ نے تین اوقات میں ہمیں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفنانے سے منع فرمایا ہے: (i) سورج طلوع ہونے کے وقت یہاں تک کہ وہ بلند ہو کر نمایاں ہو جائے اور (ii) جب دوپہر کا وقت ہو' اور (iii) جب سورج غروب ہو رہا ہو یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

مفہوم:

۱۔ ان تین اوقات میں ہر نماز ممنوع ہے چاہے وہ نماز فرض ہو یا واجب یا نفل۔

۲۔ ان اوقات میں سجدہ شکر اور سجدہ تلاوت بھی ممنوع ہے۔

۳۔ اگر پہلے سے نماز شروع کر رکھی ہے اور یہ ممنوع وقت آجائے تو نماز باطل ہو جائے گی۔

اگر کوئی بھول جائے یا نماز کے وقت سو یا رہ جائے:

۱۰۔ عن ابی قتادة رضی الله عنه قال: ذكروا للنبیﷺ نومهم عن الصلوة فقال: انه ليس فی النوم تفريط انما التفريط فی اليقظة' فاذا نسی احدكم فليصلها اذا ذكرها.

(جامع ترمذی' كتاب الصلوة)

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ صحابہؓ نے نبی اکرمﷺ کے سامنے ذکر کیا کہ وہ نیند کی وجہ سے نماز سے رہ گئے ہیں' آپﷺ نے فرمایا: ''کوتاہی اور گناہ حالت بیداری میں ہے نیند کی حالت میں نہیں ہے' اگر تم میں سے کوئی نماز پڑھنا بھول جائے یا وہ سویا رہ جائے تو جب اسے نماز یاد آئے' پڑھ لے۔''

۱۱۔ عن انس' أن النبیﷺ قال من نسی صلوة فليصلها اذا ذكرها لا كفارة لها الا ذالك.

(بخاری' مسلم: كتاب الصلوة)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی اکرمﷺ نے فرمایا جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو جب اسے یاد آجائے اسے نماز پڑھ لینا چاہیے' اس کا اس کے سوا اور کوئی کفارہ نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد سے شغف ایمان کی دلیل ہے :

۱۲۔ عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال: اذارأیتم الرجل یعتاد المساجد فاشهدوا له بالایمان. (جامع ترمذی: کتاب الا یمان)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں :آپ ﷺ نے فرمایا :"جب تم کسی آدمی کو مساجد میں پابندی سے نماز پڑھتے دیکھو تواس کے مؤمن ہونے کی گواہی دو۔"

مفہوم :

۱۔ درحقیقت مسجد اسلامی زندگی کا ایک ایسا محور ہے جس کے گرد مسلمانوں کی پوری زندگی گردش کرتی ہے اوراس کے بغیر کسی اسلامی بستی کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔

۲۔ مسلمانوں میں دینی روح کو بیدار رکھنے اوران میں ملی وجود کا حقیقی شعور پیدا کرنے اوران کے شیرازے کو مجتمع کرنے کا اصل ذریعہ یہی ہے کہ مسجد کو معاشرتی زندگی کا محور بنایا جائے اوراس کا حقیقی کردار بحال کیا جائے۔

مسجد کے آداب :

۱۳۔ عن ابی قتادة أن النبی ﷺ قال: اذا جاء احدکم المسجد فلیصل سجد تین من قبل أن یجلس. (مسلم: کتاب الصلوة)

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا :جب تم میں سے کوئی مسجد میں جائے تو بیٹھنے سے پہلے اسے دو رکعت نماز پڑھ لینا چاہیے۔

مفہوم :

۱۔ مسجد کی عظمت و حرمت کا تقاضا ہے کہ داخل ہوتے وقت دعا پڑھے اور پھر دو رکعت نماز تحیة المسجد ادا کرے۔

۲۔ مسجد کا یہ حق ہے کہ اس کی تعظیم وتکریم کی جائے اوراس میں عبادت الٰہی کا انتظام کیا جائے۔

مساجد کی سجاوٹ کا غیر معمولی اہتمام اور عبادات میں غفلت :

۱۴۔ عن انس رضی الله عنه ان النبی ﷺ قال: لا تقوم الساعة حتی یتباهی الناس بالمساجد.

(سنن ابو داوٗد: کتاب الفتن)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ : نبی ﷺ نے فرمایا : ”قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک لوگ مساجد کے حوالے سے ایک دوسرے کے مقابلہ میں فخر نہ جتانے لگیں۔“

مفہوم :

ا۔ آج کے دور میں عام طور پر لوگ مسجدوں کو نقش و نگار سے سجاتے اور رنگ و روغن سے آراستہ کرنے کا تو غیر معمولی اہتمام کرتے ہیں لیکن عبادت کی سعادت سے محروم ہیں۔

۲۔ ایک دوسری روایت میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا : ”تم لوگ اپنی مسجدوں کی آرائش اور سجاوٹ اس طرح کرنے لگو گے جس طرح یہود و نصاریٰ اپنی عبادت گاہوں میں کرتے ہیں“۔

مسجد میں خرید و فروخت اور گمشدہ چیز کا اعلان کرنا :

۱۵۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول ﷺ: من سمع رجلا ینشد ضالۃ فی المسجد فلیقل لا ردھا اللہ علیك فان المساجد لم تبن لھذا. **(صحیح مسلم :باب المساجد)**

حضرت ابو ہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : جو شخص کسی کو مسجد سے گم شدہ چیز کا اعلان کرتے سنے ، اسے کہنا چاہیے ”اللہ تعالیٰ یہ چیز تجھے واپس نہ دلوائے۔ مسجدیں اس مقصد کے لیے تو نہیں بنائی گئی ہیں۔

مفہوم :

ا۔ مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان مناسب نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس پر اظہار ناراضگی فرمایا ہے۔

۲۔ مسجد میں ہنسی مذاق کرنا، شور و غل کرنا، خرید و فروخت کرنا اور دوڑنا بھی مسجد کے احترام کے منافی اعمال ہیں۔

۱۶۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ ﷺ قال: لو یعلم الناس مافی الاذان والصف الاول ثم لم یجدوا الا یستھموا علیہ لاستھموا ولو یعلمون مافی التھجیر لا ستبقوا الیہ ولو یعلمون مافی العتمۃ والصبح لأ توھما ولو حبوًا. (صحیح بخاری : کتاب الصلوۃ)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان اور پہلی صف کا کیا اجر و ثواب ہے، پھر انہیں قرعہ کے بغیر موقع نہ ملے تو وہ ضرور قرعہ بھی ڈالیں گے، اگر لوگوں کو ظہر کی نماز کی فضیلت معلوم ہو جائے تو وہ ضرور اس میں پہل کریں گے، اگر لوگوں کو پتہ چل جائے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عشاء اور صبح کی نماز کا کیا اجر و ثواب ہے تو وہ انہیں ضرور ادا کریں خواہ انہیں گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے۔

اذان اور وعدہ مغفرت و جنت :

۱۷۔ عن عقبه بن عامر رضی الله عنه أن النبیﷺ قال: یعجب ربك من راعی غنم فی رأس شظية يؤذن بالصلٰوة ويصلی فيقول الله عزوجل انظروا الی عبدی هذا يؤذن ويقيم الصلٰوة يخاف منیٰ قد غفرت لعبدی وادخلته الجنة. (سنن ابو داوٗد: کتاب الصلوة)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بکریوں کے اس چرواہے سے تمھارا رب بہت خوش ہوتا ہے جو کسی پہاڑ کی چٹان پر کھڑا ہو کر اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ اللہ عزوجل فرشتوں سے کہتا ہے میرے اس بندے کو دیکھو آبادی سے دور جنگل میں اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے وہ مجھ سے ڈرتا ہے میں اپنے اس بندے کی غلطیوں کو معاف کر دوں گا اور جنت میں داخل کروں گا۔

قیامت کے روز سایہ خداوندی سے بہرہ مند ہونے والے :

۱۸۔ عن ابی هريره رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ: سبعة يظلهم الله فی ظله يوم لا ظل الاظله' امام عادل

وشاب نشأفی عبادة الله

ورجل قلبه معلق بالمسجد اذا خرج منه حتی يعود اليه

ورجلان تحابافی الله اجتمعا عليه وتفرقا عليه

ورجل ذكر الله خالياً ففاضت عيناه

ورجل دعته امراة ذات حسب و جمال فقال انی اخاف الله

ورجل تصدق بصدقة فأخفا ها حتی لا تعلم شماله ماتنفق يمينه. (جامع ترمذی: کتاب البیوع)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات قسم کے لوگوں کو اللہ اس دن اپنے سایہ میں جگہ دے گا جس دن سوائے اللہ کے سایہ کے کوئی سایہ نہ ہوگا۔

۱۔ عدل و انصاف کرنے والا حکمران

۲۔ وہ جوان جس کی جوانی اللہ کی بندگی میں گزری

۳۔ وہ آدمی جس کا دل مسجد سے اٹکا رہتا ہے جب تک کہ واپس مسجد میں نہ آجائے۔

۴۔ وہ دو آدمی جن کی دوستی کی بنیاد اللہ اور اللہ کا دین ہے' اسی جذبہ کے ساتھ وہ اکھٹے ہوتے ہیں اور یہی جذبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے جدا ہوتے ہیں۔

۵۔ وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔

۶۔ وہ آدمی جس کو کسی اونچے خاندان کی خوبصورت عورت نے بدکاری کی دعوت دی اور اس نے اللہ کے خوف کی بناء پر اس کی دعوت کو رد کر دیا۔

۷۔ وہ آدمی جس نے اس طرح صدقہ کیا کہ اس کا بایاں ہاتھ بھی نہیں جانتا کہ دایاں ہاتھ کیا دے رہا ہے۔

۱۹۔ عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه أن رسول اللہﷺ قال: اذا نودی للصلوه أدبر الشیطان وله ضراط حتی لا یسمع التاذین فاذا قضی النداء أقبل حتی ثوب بالصلوة ادبر حتی اذا قضی التثویب أقبل حتی یخطر بین المرء ونفسه یقول اذکر کذا اذکر کذا لما لم یکن یذکر حتی یظل الرجل لا یدری کم صلی. **(صحیح بخاری : باب الاذان)**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے، شیطان پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے اور اس کے پیٹ سے ہوا خارج ہوتی ہے یہاں تک کہ اسے اذان کی آواز سنائی نہیں دیتی، جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آجاتا ہے۔ جب نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہے تو واپس چلا جاتا ہے جب اقامت ختم ہوتی ہے تو پھر واپس آجاتا ہے یہاں تک کہ وہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے، کہتا ہے فلاں فلاں بات یاد کر و اور اسے وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو اسے یاد نہیں ہوتیں، یہاں تک کہ آدمی کو پتہ نہیں چلتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی۔“

مفہوم :

۱۔ اذان میں اللہ کی عظمت و کبریائی اور نبی ﷺ کی رسالت کا اعلان کیا جاتا ہے اور یہی بات شیطان کو سب سے زیادہ ناپسند ہے۔

۲۔ شیطان کی وسوسہ اندازیوں سے بچنے کے لیے حضوری قلب ضروری ہے۔

۲۰۔ عن بلال رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہﷺ : لاتثو بن فی شیٔ من الصلوت الا فی صلوة الفجر. **(جامع ترمذی: ابواب الصلوة)**

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نماز فجر کے علاوہ کسی اور نماز کے لیے تثویب نہ کیا کرو“۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم :

۱۔ تثویب کے معنی رجوع کرنے کے ہیں اور اصطلاح میں اذان کے بعد دوبارہ لوگوں کو نماز کی طرف متوجہ کرنا ہے۔ تثویب سے مراد اذان کے دوران "**الصلوۃ خیر من النوم**" کہنا بھی ہے اور اذان واقامت کے دوران "**الصلوہ جامعة**" یا اس طرح کا کوئی اور اعلان کرنا بھی ہے۔

۲۔ چونکہ اذان کا مقصد نماز کے لیے منادی اور اعلان ہے اس کے بعد مزید اعلان یا یاددہانی کا کوئی طریقہ اختیار کرنے سے یہ مقصد فوت ہو جاتا ہے۔

فجر اور عصر کی نمازوں میں فرشتوں کا تبادلہ :

۲۲۔ **عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ: یتعاقبون فیکم ملائکۃ باللیل وملائکۃ بالنھار ویجتمعون فی صلوۃ الفجر وصلوۃ العصر' ثم یعرج الذین باتوافیکم فیسألھم ربھم وھوا علم بھم کیف ترکتم عبادی؟ فیقولون ترکناھم وھم یصلون واتینا ھم وھم یصلون .**

(صحیح بخاری و صحیح مسلم: کتاب الصلوۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : "رات اور دن کے فرشتے (جو زمین کے انتظام پر مامور ہیں) اپنی ڈیوٹی بدلتے ہیں اور وہ فجر اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر جو فرشتے تمہارے اندر رہے ہیں وہ اپنے رب کے حضور جاتے ہیں تو وہ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ بندوں کے حال سے زیادہ واقف ہے "تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے' تو وہ عرض کرتے ہیں کہ جب ہم ان کے پاس پہنچے تھے تو انہیں نماز پڑھتے پایا تھا اور جب ہم نے انہیں چھوڑا ہے تو نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا ہے۔

مفہوم :

۱۔ اس حدیث سے فجر اور عصر کی نمازوں کی اہمیت خوب واضح ہوتی ہے۔

۲۔ نماز کی پابندی کرنے والے خوش نصیب نیک لوگوں کو فرشتوں کا ساتھ نصیب ہوتا ہے' اور وہ اللہ کے حضور اس کے نمازی ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔

نماز اور احساس ذمہ داری :

۲۳۔ **عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ انہ کتب الی عمالہ' ان اھم امورکم عندی الصلوۃ' فمن حفظھا وحفظ علیھا حفظ دینہ ومن ضیعھا فھو لما سواھا أضیع. (مشکوۃ: کتاب الصلوۃ)**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ : "تمہارے سارے کاموں میں سب سے زیادہ اہمیت میرے نزدیک نماز کی ہے' جو شخص نماز کی حفاظت کرے گا اور اس کی فکر کرتا رہے گا تو وہ اپنے پورے دین کی حفاظت کرے گا جو نمازوں کو ضائع کرے گا وہ اور چیزوں کو بدرجہ اولی برباد کرنے والا ثابت ہو گا۔"

مفہوم :

۱۔ نماز فرض شناسی کی صفت اور احساس ذمہ داری پیدا کرتی ہے کیونکہ ایک آدمی فرض کو فرض جان کر اسے مستعدی سے مسلسل ادا کرتا رہے تو اس تربیت کے نتیجہ میں دیگر احکام کی بجاآوری میں بھی یہ صفت کام آئے گی۔

۲۔ نماز اطاعت اور فرماں برداری کی صفات پیدا کرتی ہے۔

ریاکاری کے لیے نماز :

۲۴۔ **عن شداد بن اوس قال سمعت رسول الله يقول :من صلى يرائى فقد أشرك' من صام يرائى فقد أشرك ' من تصدق يرائى فقد أشرك .** **(مسند احمد:مرويات شداد بن اوس)**

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ : جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی تو اس نے شرک کیا' جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا تو اس نے شرک کیا' جس نے دکھاوے کا صدقہ کیا تو اس نے شرک کیا۔

مفہوم :

۱۔ اخلاص کے بغیر بڑی سے بڑی عبادت بھی اللہ کے ہاں کوئی حیثیت نہیں رکھتی بلکہ وہ باعث وبال بنے گی۔

۲۔ دوسروں کی نگاہ میں پارسا بننے اور دوسروں کو خوش کرنے کے لیے جو نیکی بھی کی جائے وہ اللہ کے ہاں مقبول نہیں ہے۔

۳۔ اللہ کے ہاں صرف اخلاص اور اللہ کی رضا کی خاطر کیا ہوا کام مقبول ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کی چوری :

۲۵۔ عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ: أسوٴ الناس سرقة الذی یسرق من صلاتہ' قالوا یا رسول اللہ کیف یسرق من الصلوٰۃ؟ قال لایتم رکوعھا ولا سجودھا.

(صحیح ابن حزیمہ:الصلوٰۃ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: "بد ترین چور وہ ہے جو اپنی نماز کی چوری کرے"۔ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ نماز میں وہ کیسے چوری کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے بتایا کہ: "نماز کی چوری کا مطلب یہ ہے کہ وہ ٹھیک سے رکوع اور سجدہ نہیں کرتا۔"

مفہوم :

۱۔ نماز کا حق یہ ہے کہ آدمی نہایت سکون واطمینان کے ساتھ اس کے سارے ارکان ادا کرے۔ قراءت' قیام' رکوع' سجود' اور جملہ ارکان نماز کو ٹھہر ٹھہر کر ادا کرے۔

جماعت کی اہمیت :

۲۶۔ عن عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال لقد رأیتنا وما یتخلف عن الصلوٰۃ الا منافق قد علم نفاقہ اومریض' ان کان المریض یمشی بین رجلین حتی یأتی الصلوٰۃ وقال ان رسول اللہ ﷺ علمنا سنن الھدی وان من سنن الھدی الصلٰوۃ فی المسجد الذی یؤذن فیہ ...... وفی روایۃ...... ان اللہ شرع لنبیکم سنن الھدی أنھن من سنن الھدی ولوانکم صلیتم فی بیوتکم کما یصلی ھذا المتخلف فی بیتہ لترکتم سنۃ نبیک ولو ترکتم سنۃ نبیکم لضللتم. (صحیح مسلم: کتاب الصلوٰۃ)

عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم نے اپنے آپ کو (یعنی مسلمانوں کو) اس حال میں دیکھا ہے کہ نماز باجماعت میں شریک نہ ہونے والا یا توبس کوئی منافق ہوتا تھا جس کی منافقت ڈھکی چھپی نہیں ہوتی تھی بلکہ لوگوں کو اس کی منافقت کا علم ہوتا تھا یا کوئی مریض ہوتا تھا' بلکہ بعض مریض بھی دو آدمیوں کے سہارے چل کر آتے تھے اور جماعت میں شریک ہوتے تھے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں "سُنَنِ ھُدٰی" کی تعلیم دی۔ انہی سنن ھدیٰ میں سے ایک ایسی مسجد جہاں اذان دی جاتی ہو' جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا بھی ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے: اللہ نے تمہارے نبی کے لیے سنن ھدیٰ مقرر فرمائی ہیں اور پانچوں نمازیں جماعت سے مسجد میں ادا کرنا انہی سنن ھدیٰ میں سے ہے اور اگر تم اپنے گھروں میں ہی نماز ادا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے لگو گے جیسا کہ یہ شخص جو جماعت سے الگ اپنے گھر میں نماز پڑھتا ہے (منافق) تو تم اپنے پیغمبر کا طریقہ چھوڑ دو گے اور جب تم اپنے پیغمبر کا طریقہ چھوڑ دو گے تو یقین جانو کہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

مفہوم :

۱۔ "سُنَنِ هُدٰی" سے مراد رسول اللہ ﷺ کی وہ اہم دینی تعلیمات ہیں جن سے امت کی ہدایت وابستہ ہے۔

۲۔ امام احمدؒ اور بعض دوسرے علماء کے نزدیک غیر معذور کے لیے جماعت سے نماز فرض ہے۔ البتہ محققین احناف کے نزدیک اس کا درجہ واجب کا ہے۔

۳۔ نماز باجماعت کے جو مقاصد ہیں وہ گھر میں فرض نماز ادا کرنے سے پورے نہیں ہو سکتے۔

۴۔ نبی ﷺ کے مثالی دور میں صرف معذور یا منافق لوگ ہی جماعت سے نماز ادا نہیں کرتے تھے۔ صحابہ کرام کے ہاں نماز باجماعت کا بڑا اہتمام پایا جاتا تھا۔

نماز باجماعت ترک کرنے والے کے لیے وعید :

۲۷۔ عن ابی هريرة رضى الله عنه قال قال النبى ﷺ ليس صلٰوة أثقل على المنافقين من صلوة الفجر والعشاء ولو يعلمون ما فيهما لا تو هما ولو حبواً لقد هممت أن آمر المؤذن فيقيم ثم آمر رجلاً يؤم الناس ثم اخذ شعلا من نار فأحرق على من لايخرج الى الصلٰوة بعد.

(صحيح بخارى و صحيح مسلم: كتاب الصلٰوة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "منافقوں پر کوئی نماز بھی فجر اور عشاء سے زیادہ بھاری نہیں ہے اور اگر وہ جانتے کہ ان نمازوں میں کیا اجر و ثواب ہے تو وہ ان میں بھی ضرور حاضر ہوتے اگرچہ ان کو گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑتا (آپ ﷺ نے فرمایا) میرے جی میں آتا ہے کہ (کسی دن) مؤذن کو حکم دوں وہ جماعت کے لیے اقامت کہے پھر میں کسی شخص کو حکم دوں کہ (میری جگہ) وہ لوگوں کی امامت کرائے اور میں خود آگ کے فتیلے ہاتھ میں لوں اور ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دوں جو اس (اذان سننے) کے بعد بھی گھروں سے نہیں نکلتے۔"

مفہوم :

۱۔ اس حدیث میں بلا جماعت نماز پڑھنے والوں کے لیے سخت وعید ہے۔ ایسے لوگوں سے نبی ﷺ نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ فجر اور عشاء آرام کے اوقات ہیں جس شخص کے دل میں خوف خدا اور اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا یقین نہیں ہے' جیسا کہ منافق کا معاملہ ہے' وہ کبھی پابندی سے اپنے آرام کو قربان نہیں کر سکتا۔

۳۔ بغیر عذر ترک جماعت بہت بڑی محرومی اور بدبختی ہے۔

نماز باجماعت کی فضیلت اور برکت :

۲۸۔ **عن ابن عمر رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ : صلٰوة الجماعة تفضل صلٰوة الفذ بسبع و عشرين درجة.** **(متفق عليه: كتاب الصلٰوة)**

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: "باجماعت نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے کے مقابلہ میں ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔"

مفہوم :

۱۔ اس حدیث سے ضمناً یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اکیلے پڑھنے والے کی نماز بھی بالکل کالعدم نہیں ہے وہ بھی ادا ہو جاتی ہے۔

۲۔ جماعت کا ثواب ستائیس گنا زیادہ ہے اور اکیلے کی نماز ثواب میں ۲۶ درجہ کم رہتی ہے یقیناً یہ بھی بہت بڑا خسارہ اور بڑی محرومی ہے۔

۳۔ شیطان کے بندوں کی منظم طاقت کا مقابلہ کرنے اور اسے نیچا دکھانے کے لیے ضروری ہے کہ مسلمان ایک جتھا بنیں' ایک دوسرے کے مددگار ہوں اور ایک دوسرے کے پشت پناہ بن جائیں اور نماز باجماعت اسی مقصد کے لیے تیار کرتی ہے اور یہ مقصد تنہا نماز پڑھنے سے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

کن حالات میں مسجد اور جماعت کی پابندی ضروری نہیں ہے :

۲۹۔ **عن عائشة رضی الله عنها انها قالت: سمعت رسول الله ﷺ يقول : لا صلٰوة بحضرة الطعام ولا وهو يدافعه الأخبثان.** **(صحيح مسلم: كتاب الصلٰوة)**

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ : میں نے آنحضور ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ : "نماز پڑھنے کا حکم اس وقت نہیں ہے جب سامنے کھانا ہو اور نہ ایسی حالت میں جبکہ آدمی کو پیشاب یا پاخانے کا تقاضا ہو"۔

مفہوم :

۱۔ اگر ایسا اتفاق ہو کہ سامنے کھانا رکھ دیا گیا ہو یا کھانا کھا رہے ہوں اور مسجد میں جماعت کھڑی ہو جائے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانا چھوڑ کر بھاگنا نہیں چاہیے۔

۲۔ چونکہ اس صورت میں اس بات کا قوی امکان ہے کہ دل کھانے کی طرف لگا رہے اور نماز میں خشوع و خضوع بھی باقی نہ رہے۔ اس لیے ایسی صورت میں حکمت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ پہلے کھانے سے فارغ ہو اور اس کے بعد نماز پڑھے۔

۳۔ شریعت انسان کی حقیقی مجبوریوں اور مشکلات کو ملحوظ رکھتی ہے۔

۴۔ غیر معمولی اور خطرناک قسم کی سردی اور شدید بارش میں بھی نماز گھر میں ادا کی جا سکتی ہے، دوسری حدیث سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

صف بندی کی اہمیت اور تاکید:

۳۰۔ عن انس رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ : سووا صفوفكم فان تسوية الصفوف من اقامة الصلوٰة .(متفق عليه: كتاب الصلوٰة)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگو! صفوں کو اچھی طرح برابر کیا کرو، کیونکہ صفوں کو سیدھا اور برابر کرنا نماز اچھی طرح ادا کرنے کا جزو ہے۔"

مفہوم:

۱۔ رسول اللہ ﷺ صفوں کو سیدھا اور برابر کرنے کا غیر معمولی اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے صفوں کو سیدھا رکھنا نماز کی کامل ادائیگی کے لیے شرط قرار دیا ہے۔

۲۔ صف بندی اہل ایمان میں اجتماعیت کی صفت پیدا کرتی ہے اور انہیں نظم و ضبط سکھاتی ہے۔

صف بندی کا وحدت امت سے تعلق:

۳۱۔ عن ابی مسعود الانصاری رضی الله عنه قال كان رسول اللهﷺ يمسح مناكبنافی الصلوٰة ويقول استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبكم ليلينى منكم اولوا الاحلام والنهى ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم. (صحيح مسلم: كتاب الصلوٰة)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نماز میں ہمیں برابر کرنے کے لیے ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے برابر برابر ہو جاؤ اور آگے پیچھے نہ ہوا کرو ورنہ تمہارے دل باہم مختلف ہو جائیں گے اور آپ ﷺ فرماتے: تم میں جو بالغ (بڑی عمر کے) اور سمجھ دار ہیں وہ میرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریب کھڑے ہوں۔ اس کے بعد وہ لوگ جو اس (صفت میں) ان کے قریب تر ہوں اور پھر وہ جو ان کے قریب تر ہوں۔

مفہوم:

۱۔ یعنی اگر صفوں کو برابر اور سیدھا رکھنے میں کوتاہی اور غفلت کرو گے تو اس کی سزا یہ ملے گی کہ تمہاری وحدت اور اجتماعیت پارہ پارہ ہو جائے گی اور تمہاری صفوں میں انتشار و افتراق پیدا ہو جائے گا جو کہ اس دنیا میں سو عذابوں کا ایک عذاب ہے۔

۲۔ ٹھیک سے صف بندی، باہم مل کر اور ایک صف میں کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا ہونے سے خود بخود اس بات پر یقین مستحکم ہوتا ہے کہ ہم ایک قوم ہیں، ایک ہی فوج کے سپاہی ہیں، ہماری زندگیاں ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔

۳۔ باہم مل کر کھڑا ہونے سے جس طرح جسم ایک دوسرے سے ملتے ہیں اسی طرح دل بھی ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں اور باہمی محبت و اخوت اور بھائی چارے کی فضاء پیدا ہوتی ہے۔

پہلے اگلی صفیں مکمل کی جائیں:

۳۲۔ عن انس رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ: اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیه فما کان من نقص فلیکن فی الصف المؤخر. **(سنن ابوداؤد: کتاب الصلوٰة)**

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگو! پہلے اگلی صف مکمل کر لیا کرو۔ پھر اس کے قریب والی تاکہ جو کمی رہے وہ آخری صف ہی میں رہے۔“

مفہوم:

۱۔ صحیح صف بندی کے معاملے میں عموماً غفلت اور کوتاہی عام ہے۔ اس لیے اس بات کا شدت سے اہتمام کیا جانا چاہیے کہ جب تک پہلی صف مکمل نہ ہو جائے دوسری صف نہ بنائی جائے۔

۲۔ جو کمی یا کسر ہے وہ آخری صف میں رہنی چاہیے۔

صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونے کی ممانعت:

۳۳۔ عن وابصة بن معبد قال رای رسول اللهﷺ رجلا یصلی خلف الصف وحده فأمره أن یعید الصلوٰة . (جامع ترمذی: کتاب الصلوٰة)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت وابصہؓ بن معبد سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو اسے دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا۔"

مفہوم:

۱۔ صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے جماعت کا مقصد اور اجتماعیت کی شان ختم ہو جاتی ہے اس لیے نبی ﷺ نے اسے ناپسند فرمایا اور دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا۔

۲۔ اگر اگلی صف میں گنجائش نہ ہو تو پھر آگے کی صف سے کسی کو پیچھے ہٹا کر اپنے ساتھ کھڑا کر لیا جائے بشرطیکہ اس شخص کو یہ بھی علم ہو کہ صف بندی کی خاطر دوران نماز پیچھے ہٹنے سے نماز نہیں ٹوٹتی اور وہ آسانی سے پیچھے ہٹ جائے اور اس کے نتیجہ میں کوئی بد مزگی پیدا نہ ہو۔ اگر ایسی صورت ممکن نہ ہو تو پھر اکیلے کھڑا ہو جائے۔

امامت کا زیادہ حقدار:

۳۴۔ عن ابی مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ: یؤم القوم أقرأهم لکتاب اللہ فان کانوا فی القرأة سواء فأعلمهم بالسنة فان کانوا فی السنة سواء فأقدمهم هجرة فان کانوا فی الهجرة سواء فأقدمهم سنا ولا یؤ من الرجل الرجل فی سلطانه ولا یقعدفی بیته علی تکرمته الا باذنه . (صحیح مسلم: کتاب الصلوٰة)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "امامت وہ شخص کرے جو ان میں سب سے زیادہ کتاب اللہ کا قاری ہو (یعنی بہتر طور پر قرآن پاک پڑھ سکتا ہو اور قرآن پاک کے مطالب کو سمجھتا ہو) اگر اس میں سب یکساں ہوں تو پھر وہ شخص امامت کرے جو سب سے زیادہ سنت کا علم رکھتا ہو' اگر اس میں بھی سب یکساں ہوں تو پھر وہ شخص امامت کرے جس نے پہلے ہجرت کی ہو' اگر اس میں بھی سب برابر ہوں تو پھر وہ امامت کرے جو عمر میں سب سے بڑا ہو۔ کوئی آدمی دوسرے آدمی کے حلقہ سیادت میں اس کا امام نہ بنے اور نہ اس کے گھر میں خصوصی جگہ پر اجازت کے بغیر بیٹھے۔

مفہوم:

۱۔ عہد نبوی میں قرّا ان لوگوں کو کہا جاتا تھا جو حفظ قرآن کے ساتھ ساتھ کتاب اللہ کے علم اور اس سے تعلق میں سب سے بڑھ کر تھے اور یہ عہد نبوی میں بڑا امتیاز اور فضیلت کا معیار تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ امام چونکہ نبی ﷺ کی وراثت اور امانت کا حامل ہوتا ہے اس لیے اس کا جس قدر کتاب اللہ اور سنت رسول سے تعلق زیادہ ہو گا وہ اس عظیم منصب کا مستحق بھی اتنا ہی زیادہ ہو گا۔

۳۔ جس طرح مسجد میں امامت کے لیے یہ شرط ہے کہ امام کتاب اللہ اور سنت رسول کا عالم ہو اور متقی و پرہیز گار ہو اس طرح پوری امت مسلمہ کی امامت اور قیادت کے لیے بھی یہی شرط ہے کہ امت مسلمہ کی قیادت ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہو جو کتاب و سنت کو زیادہ جاننے والے ہوں اور نیک و صالح بھی ہوں کیونکہ اسلام میں مسجد اور ملک کی امامت و قیادت کرنے والے افراد یکساں صلاحیت کے مالک ہونے چاہئیں۔

امام ومؤذن کی ذمہ داری :

۳۵۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ الامام ضامن والمؤذن مؤتمن اللھم ارشد الائمۃ واغفر للمؤذنین. (سنن ابی داؤد : کتاب الصلوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : امام ذمہ دار ہے اور مؤذن امانت دار ہے' اے اللہ ! امامت کرنے والوں کو نیک اور صالح بنا اور اذان دینے والوں کی مغفرت فرما"۔

مفہوم :

ا۔ ضامن ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگوں کی نماز کا ذمہ دار ہے' اس لیے آئمہ مساجد کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیے۔

۲۔ مؤذن کے امانت دار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں نے اپنی نماز کا معاملہ اس کے حوالہ کر دیا ہے اس کا فرض ہے کہ بروقت اذان دے تاکہ اس کی کوتاہی سے لوگ نماز باجماعت سے محروم نہ رہ جائیں۔

مقتدیوں کو ہدایت :

۳۶ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ: لا تبادروا الامام اذا کبر فکبروا واذا قال ولاالضالین فقولوا امین واذا رکع فارکعوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللھم ربنا لک الحمد. (صحیح بخاری: کتاب الصلوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : لوگو! امام سے آگے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ بڑھو' جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم اللہ اکبر کہو' جب وہ ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو' جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ **سمع اللہ لمن حمدہ** کہے تو تم **اللّٰھُمَّ ربنا لك الحمد** کہو۔"

مفہوم :

ا۔ اس حدیث میں اس بات کی ہدایت کی گئی ہے کہ مقتدیوں کو امام کی اتباع اور پیروی کرنی چاہیے اور تمام نماز کے تمام ارکان اور اجزاء میں کسی چیز میں بھی امام پر سبقت نہیں کرنی چاہیے۔

۲۔ مقتدی ہونے کا مطلب ہی امام کی کامل اطاعت ہے اس لیے امام کی حرکت سے پہلے مقتدی کی کوئی حرکت سختی سے منع کر دی گئی ہے۔

امام کے ساتھ رکوع کر لیا تو رکعت ادا ہو جائے گی :

۳۷۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ : اذا جئتم الی الصلوٰۃ و نحن سجود فاسجدو او لا تعدوہ شیئا و من ادرکہ رکعۃ فقد ادرک الصلوٰۃ۔ (سنن ابی داوٗد : کتاب الصلوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : "جب تم نماز کے لیے آؤ اور ہمیں سجدہ میں پاؤ تو سجدہ میں شامل ہو جاؤ اور اسے شمار نہ کرو' جس نے امام کے ساتھ رکوع پا لیا اس نے نماز (کی وہ رکعت) پالی۔"

مفہوم :

ا۔ اگر مقتدی سجدہ میں امام کے ساتھ شریک ہو جائے تو اسے اس کا ثواب تو ملے گا لیکن وہ رکعت شمار نہیں ہوگی۔

۲۔ اگر مقتدی رکوع میں امام کے ساتھ شریک ہو جائے تو یہ رکعت میں شریک ہونے کے قائم مقام ہے۔

نماز کے مخصوص اذکار :

۳۸۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ ﷺ یسکت بین التکبیر وبین القرأۃ اسکاتۃ فقلت بأبی انت وامی یا رسول اللہ اسکاتك بین التکبیر و بین القرأۃ ماتقول؟ قال اقول اللھم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق و المغرب اللھم نقنی من الخطایا کما ینقی الثوب الابیض من الدنس اللھم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد۔ (بخاری' مسلم: کتاب الصلوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ دیر سکوت فرماتے تھے' میں نے ایک مرتبہ عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے بتا دیجئے کہ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان کی خاموشی میں آپ کیا پڑھتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا میں یہ دعا کرتا ہوں: **اللهم باعد بيني وبين خطاياى كما باعدت بين المشرق و المغرب اللهم نقني من الخطايا كما ينقي الثوب الابيض من الدنس اللهم اغسل خطاياى بالماء والثلج والبرد۔** اے اللہ میرے اور میری کوتاہیوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا طویل فاصلہ تو نے مشرق اور مغرب میں کر دیا ہے' اے اللہ مجھے خطاؤں سے ایسا پاک کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل کچیل سے پاک کر دیا جاتا ہے۔ اے اللہ میری خطاؤں کو پانی سے اور برف سے اور اولے سے دھو ڈال۔

مفہوم:

۱۔ رسول اکرم ﷺ تو معاصی اور منکرات سے معصوم تھے لیکن آپ نبوت کی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے معاملہ میں نہایت حساس تھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی متوقع کوتاہیوں کے سلسلہ میں برابر استغفار کرتے رہتے تھے۔

۲۔ نبی ﷺ سے قرأت سے پہلے اور تکبیر تحریمہ کے بعد اور بھی دعائیں منقول ہیں اور آپ نے مختلف اوقات میں مختلف دعائیں پڑھی ہیں۔

رکوع و سجود:

۳۹۔ عن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ اعتدلوا فی السجود ولا يبسط احدكم ذراعيه انبساط الكلب۔ (متفق عليه: كتاب الصلوٰة)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سجدہ اعتدال کے ساتھ کرو اور تم میں سے کوئی اپنے بازو (کلائیاں) سجدے میں اس طرح نہ بچھائے جس طرح کتا بچھاتا ہے۔"

مفہوم:

۱۔ اعتدال سے مراد یہ ہے کہ سجدہ پورے اطمینان اور خشوع و خضوع سے ادا کیا جائے اور ہر عضو میں سجدہ میں اس طرح رہے جیسا کہ اس کو رہنا چاہیے۔

۲۔ سجدہ میں کلائیوں کو زمین سے اوپر اٹھانا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۰۔ عن ابن عباس رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ : امرت ان أسجد على سبعة اعظم على الجبهة واليدين والركبتين واطراف القدمين ولا نكفت الثياب والشعر.

(متفق علیه: کتاب الصلوة)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم ملا ہے (یعنی اس طرح سجدہ کروں کہ سات اعضا زمین پر لگے ہوئے ہوں) پیشانی' دونوں ہاتھ' دونوں گھٹنے' دونوں پاؤں کے کنارے' اور یہ بھی حکم ملا ہے کہ ہم حالت نماز میں اپنے کپڑے اور بالوں کو نہ سمیٹیں۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کی اہمیت اور عملی زندگی پر اس کے اثرات

ا۔ اللہ کی عظمت و کبریائی کا اعلان :

جب بندہ اپنے خالق کے حضور دن میں پانچ مرتبہ حاضر ہوتا ہے اور اللہ کی عظمت و کبریائی کا ''اللہ اکبر'' کہہ کر بار بار اعلان کرتا ہے تو وہ اپنے ذہن میں اس حقیقت کو تازہ کرتا ہے کہ زمین میں جتنے بڑے خدائی کے دعویدار نظر آتے ہیں سب چھوٹے ہیں' زمین و آسمان میں ایک ہی ہستی ہے جس کے لیے بڑائی ہے' وہی عبادت کے لائق ہے۔

ب۔ احساس بندگی :

چونکہ ایک شیطان آدمی کے نفس میں بیٹھا ہوا ہے جو ہر وقت کہتا رہتا ہے کہ تو میرا بندہ ہے اور لاکھوں کروڑوں شیطان دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور ان میں سے ہر ایک یہی کہہ رہا ہے کہ تو میرا بندہ ہے' ان شیطانوں کا طلسم اس وقت تک ٹوٹ نہیں سکتا جب تک انسان کو دن میں کئی کئی بار یاد نہ دلایا جائے کہ تو صرف اللہ کا بندہ ہے' یہی کام نماز کرتی ہے' صبح اٹھنے سے لے کر رات سونے تک بار بار اسی کا اعادہ کرتی ہے کہ تو صرف اللہ کا بندہ ہے اور تیرا کام صرف اسی کی بندگی ہے۔

ج۔ تقویٰ اور خوف خدا :

نماز اللہ کے حضور جوابدہی کا احساس پیدا کرتی ہے' مسلمان اسلام کے مطابق عمل کر ہی نہیں سکتا جب تک اسے یہ یقین نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت ہر جگہ اسے دیکھ رہا ہے' تمام دنیا سے چھپ جانا ممکن ہے مگر اللہ تعالیٰ سے چھپنا ناممکن ہے' تمام دنیا کی سزاؤں سے آدمی بچ سکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی سزا سے بچنا غیر ممکن ہے۔ جوابدہی کا یہ احساس انسان کو برائی سے روکتا ہے' حلال و حرام کی حدود کا لحاظ رکھنے پر مجبور کرتا ہے اور انسان کی سیرت و کردار میں پاکیزگی پیدا کرتا ہے' اسی لیے اللہ تعالیٰ نے دن میں پانچ مرتبہ نماز فرض کی ہے تاکہ وہ اس احساس اور یقین کو دل میں بار بار مضبوط کرتی رہے' چنانچہ قرآن مجید نے نماز کی اسی مصلحت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے :

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (العنکبوت: ۲۹: ۴۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یقیناً نماز انسان کو بے حیائی اور بدکاری سے روکتی ہے۔

اگر ایک شخص بے وضو ہو اور یہ کہہ دے کہ میں وضو سے ہوں' تو دنیا میں کوئی اسے پکڑ نہیں سکتا ہے یا نماز میں بالکل کچھ نہ پڑھے تو کسی کو خبر نہیں ہو سکتی۔ مگر ایک مسلمان کبھی ایسا نہیں کرتا کیونکہ اسے کامل یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے' نماز اللہ تعالیٰ کے حاضر و ناظر اور علیم و خبیر ہونے کا یقین آدمی کے دل میں بٹھاتی ہے اور تازہ کرتی رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے بندے کا اپنے خالق سے مضبوط تعلق قائم رہتا ہے اور آدمی گناہوں سے بچا رہتا ہے۔

د۔ یک جہتی اور عملی اتحاد :

پانچ وقت کی جماعت' جمعہ کا اجتماع' پھر عیدین کے اجتماع' یہ سب مسلمانوں کو ایک مضبوط دیوار کی طرح بنا دیتے ہیں اور ان میں یک جہتی اور عملی اتحاد پیدا کر دیتے ہیں۔

ر۔ تعمیر سیرت :

جو شخص ہر مرتبہ اذان کی آواز سن کر اپنے سارے کام کاج چھوڑ کر اللہ کے سامنے حاضر ہو کر ہر رکعت میں یہ اقرار کرے کہ اے پروردگار! ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں اور تجھے ہی جزاء و سزا کے دن کا مالک جانتے ہیں اور تیری ہی کبریائی کا اعلان کرتے ہیں۔

یقینی بات ہے کہ اس شخص کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کے سامنے حاضری کا خیال رچ بس جائے گا۔ وہ اس تصور ہی سے کانپ اٹھے گا کہ گناہوں اور خطاؤں کے انبار لے کر وہ اللہ کے حضور پیش ہو۔ ایسا شخص برائی اور بے حیائی کے کاموں کا ارتکاب کر ہی نہیں سکتا' اور اگر ایسا کر ہی بیٹھے تو فوراً اپنی غلطی پر متنبہ ہو کر واپس اللہ کے راستہ کی طرف لوٹ آئے گا۔ نماز سے بڑھ کر اصلاح اور تربیت کا موثر ذریعہ بھلا اور کیا ہو سکتا ہے۔

لیکن نماز کے یہ فوائد اسی وقت حاصل ہو سکتے ہیں جب ہمیں معلوم ہو کر جو کچھ ہم نماز میں پڑھتے ہیں اس کا مطلب کیا ہے اور اس کے تقاضے کیا ہیں اور نماز ہمارے اندر کیا تبدیلی لانا چاہتی ہے۔ بصورت دیگر عمر بھر نمازیں جاری رہتی ہیں۔ لیکن زندگی میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نماز کی حقیقی روح کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے فوائد فیض یاب فرمائے۔ آمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مراجع

یونٹ نمبر 6

۱۔ البخاری، محمد بن اسماعیل،	الجامع الصحیح،	در الفکر بیروت	
۲۔ الترمذی، محمد بن عیسیٰ،	سنن ترمذی،	مکتبہ مصطفیٰ البابی الحلبی، قاہرہ	۱۹۳۷ء
۳۔ جلیل احسن ندوی،	زاد راہ،	اسلامک پبلی کیشنز،	۱۹۹۹ء
۴۔ جلیل احسن ندوی،	سفینہ نجات،	ادارہ ترجمان القرآن، لاہور	۱۹۹۵ء
۵۔ عمر پوری، عبدالغفار حسن،	انتخاب حدیث،	اسلامک پبلی کیشنز	۱۹۹۸ء
۶۔ مسلم، مسلم بن حجاج،	صحیح مسلم،	دار الحدیث قاہرہ	۱۹۹۱ء
۷۔ مودودی، سید ابوالاعلیٰ،	خطبات،	اسلامک پبلی کیشنز	۱۹۹۰ء
۸۔ نعمانی، محمد منظور،	معارف الحدیث (جلد سوم)	دار الاشاعت لاہور،	۱۹۹۹ء
۹۔ یوسف اصلاحی،	اداب زندگی،	ادارہ ترجمان القرآن، لاہور	۱۹۹۹ء
۱۰۔ نووی، محی الدین ابوزکریا بن شرف،	ریاض الصالحین،	مکتبہ مدنیہ لاہور۔	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ